دنیا کی اشیاء اس ثواب کے مقابلہ میں جو نیک اعمال کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے ثمناً قلیلاً کی حیثیت رکھتی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍جنوری ۱۹۶۷ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد پر مضبوطی سے قائم رہو۔

☆ ابدی حیات اور ابدی انعامات کے مقابلہ میں فانی زندگی اور فانی اشیاء کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

☆ نیک اعمال کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس دنیا میں بھی اور اُس جہان میں بھی ملتا ہے۔

☆ اُخروی جنت کے مقابلہ میں دنیا کے تمام اموال اور متاع اور تمہاری جانوں کی کوئی حیثیت نہیں۔

☆ فانی چیز کے مقابلہ میں ابدی حیات کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور نے یہ آیات پڑھیں۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النّحل : ۹۶، ۹۷)

پھر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی جانوں سے محبت رکھتے ہو۔ تم اپنی بیوی بچوں سے محبت رکھتے ہو تم اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے محبت رکھتے ہو۔ تمہیں دنیا کے مال واسباب اچھے لگتے ہیں اور تم انہیں اپنے لئے مفید اور بہتر سمجھتے ہو۔ دنیا کی دولت کی طرف تم جھکتے ہو جو مکان تم تعمیر کرتے ہو ان کے لئے تمہارے دلوں میں ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور تم انہیں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ تمہاری تجارتیں تمہیں بڑی محبوب اور پیاری ہیں۔ اسی طرح تمہاری زرعی زمینیں بھی تمہیں اتنی اچھی لگتی ہیں کہ بعض دفعہ تم ان کے کناروں پر اپنے کسی بھائی کا خون کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتے ہو۔ مگر یہ سب چیزیں اس کے مقابلہ میں جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے عہد بیعت کے بعد دینے کا وعدہ کیا ہے ثَمَنِ قَلِیْل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تم نے اپنے ربّ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے اس لئے جب تم سے تمہارے نفسوں کی قربانی مانگی جائے، جب تم سے تمہارے بیوی بچوں کی قربانی مانگی جائے، جب تم سے تمہارے رشتہ داروں اور تمہارے دوستوں کی قربانی مانگی جائے، جب تم سے تمہارے دنیوی سامان اور مال واسباب کی قربانی مانگی جائے تو تمہیں چاہئے کہ تم اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے کہ خدا کی جزا اور اس کے ثواب کے مقابلہ میں یہ سب چیزیں ثَمَنِ قَلِیْل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تم اپنے نفسوں کو بھی تم اپنے بیوی اور بچوں کو بھی، تم اپنے عزیز واقارب کو بھی، تم دنیا

کے ہر قسم کے متاع کو بھی قربان کر کے خدا کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کیا کرو۔ اور عہد بیعت کو اپنے ہاتھ سے دے کر ثَمَنٍ قَلِیْل لینے کی کوشش نہ کیا کرو۔

اس سارے سلسلہ اشیاء کو جو اللہ تعالیٰ نے ثَمَنٍ قَلِیْل قرار دیا ہے اس کی دو دلیلیں بھی ساتھ ہی بیان کر دیں تا کہ ہم اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ پہلے تو یہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس چیز کا بھی تم سے اس دنیا میں مطالبہ کیا جاتا ہے وہ فانی ہے اور جس چیز کا بھی اس کے بدلہ میں تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ باقی ہے ہمیشہ رہنے والی ہے تو عقل اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ فانی کے مقابلہ میں جو باقی رہنے والی چیز ہے اور جس پر فنا نہیں وہ بہتر اور اچھی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر وہ چیز جس کی قربانی تم سے چاہی جاتی ہے، فنا پذیر ہے اور ہر وہ چیز جو اس قربانی کے بعد تمہیں ملنے والی ہے وہ باقی رہنے والی ہے۔

تو فانی چیز کے مقابلہ میں ایک ابدی حیات والی چیز تمہیں دی جاتی ہے۔ اگر تم ابدی زندگی کو چھوڑ کر چند گھنٹوں، چند دنوں یا چند سالوں کی زندگی اور اس کی خوشیوں کو ترجیح دو گے تو تم دنیا میں بیوقوف سمجھے جاؤ گے۔ پس جو باقی رہنے والی اشیاء ہیں جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے تم ان کی تلاش کرو اور ان کے حصول کی کوشش کرو۔

دوسری دلیل اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ دی کہ جو تمہارے دنیا کے اموال اور اسباب ہیں ان کے ساتھ تمہارے دلوں میں ایک جیسی محبت نہیں ہوتی اور نہ ایک جیسا لگاؤ ہوتا ہے نہ تم ان میں سے ہر ایک چیز کو ایک جیسی مفید سمجھتے ہو مثلاً تمہیں روپے پیسے سے بڑا پیار ہے۔ لیکن جب بچہ بیمار ہو جائے یا جب تمہاری بیوی بیمار ہو جائے یا جب تم خود بیمار ہو جاؤ تو ساری دنیا کی دولت قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہو اپنے بچے کی جان کی حفاظت کیلئے یا اپنی بیوی کی جان کی حفاظت کیلئے یا خود اپنی جان کی حفاظت کیلئے۔

پس اس دنیا کی ہر چیز جو ہے اس کو تم نے ایک ترجیحی سلسلہ کی کڑی میں پرو یا ہوا ہے یہ اچھی چیز ہے اس سے بھی اچھی یہ ہے اس سے بھی اچھی یہ ہے اور اس سے بھی اچھی یہ ہے۔ اور ایک انسان اپنی جان سے سب سے زیادہ محبت رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ میں زندہ رہوں اور عام طور پر لوگ دنیا کی اشیاء کو اپنے نفس پر قربان کر دیتے ہیں مگر اپنی جانوں کو دنیوی سامان پر قربان نہیں کرتے یا بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی جانوں کو اپنے بچوں پر قربان کر دیتے ہیں تو ان کے نزدیک ان کے بچے کی قیمت سب سے زیادہ ہے یہاں تک کہ ان کی اپنی جان سے بھی زیادہ ہے۔

پس مجموعی طور پر جب ہم دنیا کی تمام اشیاء پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی ہمیں اوسط نکالنی پڑتی ہے۔

مثلاً ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک چیز کی قیمت سو یونٹ ہے ایک اور چیز ہے اس کی اسّی ۸۰ ہے ایک اور چیز ہے اس کی پچاس ہے، ایک اور چیز ہے اس کی چالیس ہے، ایک اور چیز ہے اس کی قیمت اس کی نگاہ میں تیس یونٹ ہے، ایک اور ہے اس کی بیس ہے، ایک اور ہے اس کی دس ہے۔ تو ساری اشیاء کی مجموعی قیمت اس کی نگاہ میں ان اشیاء کی اوسط قیمت ہوگی۔ جس طرح اگر آپ بازار میں جائیں اور آپ بیس چیزیں خریدیں تو اگر ایک کی قیمت مثلاً سَو ہو اور ایک کی پچاس ہو اور ایک کی تیس ہو اور مجموعی طور پر آپ نے بیس چیزوں پر چار سَو روپیہ خرچ کیا ہو تو وہ چیزیں جو ہیں ان کی مجموعی قیمت چار سَو روپیہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو جنت میں تمہیں ملے گا اس کے لئے ہمارا یہ قانون ہوگا کہ تمہارے بہترین عمل کا جو بدلہ تمہیں ملنا چاہئے تمہارے کمتر اعمال کا بھی ہم اتنا ہی بدلہ دیں گے۔

اس اصول کے مطابق ہماری مثال میں جو چیزیں خریدی گئی ہیں ان کی قیمت چار سو نہیں رہتی بلکہ دو ہزار بن جاتی ہے۔ دنیا میں یہ قانون نہیں چلتا اس دنیا میں دنیا کا قانون چلتا ہے مگر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ قانون بنایا ہے کہ وہاں تمہارے بہترین عمل کی بہترین جزاء تمہیں ملے گی اور بہترین عمل کی بہترین جزاء کے مطابق تمہارے باقی اعمال کی جزاء بھی تمہیں دی جائے گی۔ اس طرح جو کچھ تمہیں وہاں ملے گا اس کے مقابلہ میں دنیا کے تمام اموال اور متاع، تمہاری اپنی جانیں اور تمہارے اپنوں کی جانیں کوئی قیمت نہیں رکھتیں پس یہ ثَمَنِ قَلِيل ہے۔

اللہ تعالیٰ یہاں ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ اس ثَمَنِ قَلِيل کو خریدنے کے لئے تم ایسی چیزوں کو قربان نہ کرو جو ابدی مسرتوں اور ابدی سرور والی چیزیں ہیں اور جو بہترین جزا کی شکل میں اور بہترین بدلے کی صورت میں تمہارے سامنے آئیں گی۔ لَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۔ جو عہد تم نے اپنے خدا سے باندھا ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گے اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اپنی کسی غفلت یا کوتاہی کے نتیجہ میں دنیا کو دین پر مقدم نہ کرنے لگ جاؤ کہ دنیا دین کے مقابلہ میں اور دنیا کی یہ اشیاء اس ثواب کے مقابلہ میں جو نیک اعمال کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا میں بھی اور اس جہان میں بھی ملتا ہے۔ ثَمَنِ قَلِيل کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ خدا کی جزاء جو ہے وہ ابدی ہے اور اس کی قیمت جو ہے وہ ”بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ“ کے اصول پر طے کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہترین جزا کا حقدار قرار دے اور اسی کے مطابق ہم سے معاملہ کرے۔ آمین (الفضل ربوہ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ تا ۳)